# اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم

# بعثتِ نبویﷺ ...... یا ...... ولادتِ نبویﷺ؟

تحریر: میاں محمد الیاس۔ کھوہار

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولًا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین٥﴾[آل عمران:۱۶۴]

ترجمہ: ’’بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے رسول مبعوث فرمایا جو اس کی آیات پڑھ کر ان کو سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ سب لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔‘‘

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان پر بے حد وحساب احسانات کیے ہیں اور اس کو لاتعداد و بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ جن احسانات اور نعمتوں کا آج تک کوئی شمار نہیں کر سکا۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے کبھی کسی نعمت پر یہ نہیں کہا کہ میں نے تجھ پر فلاں احسان کیا اور فلاں نعمت سے تمہیں نوازا ہے۔ ان تمام نعمتوں میں سے صرف ایک نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی عطا فرمائی ہے جس کے عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ میں نے مؤمنین پر بہت بڑا احسان کیا ہے، وہ نعمت امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، رحمۃ للعالمین، امام کائنات، امام اعظم جناب حضرت محمد ﷺ کو مؤمنین میں بطور رسول مبعوث کرنا ہے۔ یعنی حضرت محمد ﷺ کا اس دنیا میں بطور رسول مبعوث ہونا سب سے بڑی نعمت ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس نعمت کے عطا کرنے پر مؤمنوں کو یہ احسان جتلایا ہے کہ میں نے مؤمنین پر احسان کیا ہے وہ اس لئے کہ باقی جتنی بھی نعمتیں ہیں ان میں سے اگر کوئی نعمت کسی کو مل جائے تو اس کی بڑی خوش قسمتی ہے کیونکہ نعمت، آخر نعمت ہی ہوا کرتی ہے خواہ کوئی چھوٹی ہو یا بڑی لیکن اگر کوئی شخص ان بے شمار نعمتوں سے کسی ایک یا دو نعمتوں سے محروم بھی رہ جائے تو کوئی زیادہ نقصان والی بات نہیں، گزارہ ہو ہی جاتا ہے مثلاً آنکھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس دنیا میں کئی لوگ آنکھوں سے محروم بھی ہیں ان کی زندگی بھی گزر ہی جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں زبان یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی بڑی نعمتیں ہیں لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک نعمت سے محروم ہو جائے تو بھی اس کا گزارہ ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر ایک شخص کو اس دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہو جائیں اور یہ

ایک نعمت جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات گرامی کو بطور رسول بنا کر مبعوث کیا ہے اس سے اللہ نہ کرے محروم ہو جائے تو وہ دنیا اور آخرت میں ناکام ہو جائے گا اور نقصان اٹھانے والا ہوگا۔ اور اگر دنیا کی تمام نعمتوں سے محروم ہو گیا اور صرف یہ ایک نعمت جو حضور ﷺ کی ذات گرامی کو بطور رسول بنا کر مبعوث کیا ہے سے نوازا گیا وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا اور فلاح پا گیا کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کے ہوتے ہوئے دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آپ ﷺ مؤمنین کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں یعنی قرآن پاک کی آیتیں پڑھ کر مؤمنین کے دلوں کو شرک کی غلاظت سے پاک کرتے ہیں۔ اور آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضور ﷺ مؤمنین کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں کتاب وحکمت سے مراد مفسرین نے جو بیان کی ہے وہ کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد حدیث نبویؐ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے رسول ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے یہ سب لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عظمت عطا کی اور آپؐ کو بلند مرتبہ، بلند مقام، تمام انبیاء علیہم السلام کا سردار، امام اور تمام کائنات کا رہبر و رہنما، پیشوا، پیر و مرشد اور ہادی بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کا مرتبہ وشان اور مقام پورے قرآن مجید میں واضح طور پر بیان فرمایا ہے اسی طرح دوسری بے شمار آیات کی طرح اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کا شان و مرتبہ اور مقام بیان کیا ہے۔

لیکن کچھ لوگ اس آیت کریمہ سے غلط مطلب لے کر اس کی وضاحت میں غلو کر جاتے ہیں اور لوگوں کو مختلف بدعات میں ملوث کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر آج کل ہمارے ملک میں عید میلاد النبیؐ کے نام سے جو کچھ ہو رہا ہے اس کو بھی ثابت کرنے کیلئے اس آیت کریمہ کا سہارا لیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس دنیا میں پیدا فرمایا تو احسان جتلایا اس لئے عید میلاد النبیؐ منائی جانی چاہیے۔ اور آپؐ کی پیدائش کی خوشی منانی چاہیے، جگہ جگہ میلاد کی محفلیں اور جلوس نکالنے چاہئیں اور جو کچھ کسی کے جی میں آتا ہے اپنی طرف سے اس میں شامل کرتے جاتے ہیں کبھی مشعل بردار جلوس نکالا جاتا ہے۔ کبھی کچھ اور کبھی کچھ کیا جاتا ہے، ہر سال پچھلے سال کی نسبت چند بدعات کا اضافہ ہی کیا جاتا ہے اور ہر علاقے میں یہ بدعات مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔

جبکہ اس آیت کریمہ کو آپ تلاوت کریں اور بغور اس کا ترجمہ بار بار پڑھیں تو اس میں کہیں بھی آپؐ کی ولادت کا ذکر تک نہیں ہے۔ اس آیت کریمہ میں تو درج ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے کہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا۔ (۱) جب ان میں رسول ﷺ کو مبعوث کیا۔ (۲) جو

انہی میں سے ہیں۔(۳)جو ان پر تلاوت کرتے ہیں آیتیں اس کی یعنی اللہ تعالیٰ کی۔(۴)اور انہیں یعنی مومنین کو پاک کرتے ہیں (یعنی برائیوں سے پاک کرتے ہیں)(۵)اور انہیں یعنی مؤمنین کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔(۶)اور اس سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اب ذرا تعصب کو ذہن سے نکال کر ضد اور ہٹ دھرمی کی عینک اتار کر میرے بھائی اور بہنیں اس آیت کا ترجمہ غور سے پڑھیں اس آیت کریمہ میں کہیں آپؐ کی ولادت باسعادت کا ذکر ہے! اگر واقعی کوئی ایسی بات ہے؟ تو میری راہنمائی کریں، اگر میں غلطی پر ہوں تو میں اپنی اصلاح کرنے کو تیار ہوں اگر نہیں تو خدارا سوچیں، سمجھیں کہ ہم کس طرف جارہے ہیں کیونکہ اس آیت کریمہ میں تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اس زندگی کا ذکر کیا ہے جب آپؐ کی عمر مبارک 40 برس ہو چکی تھی اور آپؐ کو اعلان نبوت کا حکم ہوا، اس آیت کریمہ میں آپؐ کی بعثت کا ذکر ہے پیدائش کا تو نہیں ہے اگر ہے تو دکھائیں ورنہ مان جائیں کہ بعثت نبویؐ کا ذکر ہے۔ کیونکہ اس آیت کا ایک ایک لفظ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس میں بعثت نبویؐ ہی کا ذکر ہے کیونکہ جو میں نے اس آیت سے چھ نکات نقل کیے ہیں ان کا تعلق آپؐ کی بعثت کے بعد سے ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب مبعوث کیا ان میں رسولؐ کو دوسرا یہ کہ رسول ﷺ انہی میں سے ہیں۔ یعنی 40 سال تک آپؐ ان میں رہے اسی لئے آپؐ نے جب مکہ والوں کو پہلی دعوت دی تو سب کو بلا کر کہا کہ اس سے قبل میں تم میں ایک عمر رہ چکا ہوں (یعنی میں نے زندگی کے تقریباً 40 سال تم میں گزارے ہیں) تیسرے یہ کہ آپؐ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو کوئی بتائے کہ بعثت سے پہلے آپؐ پر کیا وحی آتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے کوئی آیات اتاری تھیں اور کیا آپؐ نے وہ آیات تلاوت کی تھیں...... نہیں بالکل نہیں...... بلکہ بعثت کے بعد ہی آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور قرآن پاک نازل ہوا اور پھر آپؐ نے آیات کی مؤمنین پر تلاوت کی۔ چوتھے نمبر پر قرآن پاک کی آیات کے ذریعے مؤمنین کا تزکیہ نفس بھی کیا اور پانچویں نمبر پر کتاب وحکمت کی تعلیم ہے جو بعثت نبویؐ کے بعد وحی آنے کے بعد ہی ہوئی کیونکہ کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جو وحی کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد نازل ہوا یہ بھی بعثت کے بعد ہے اور حکمت سے مراد حدیث نبویؐ ہیں جو بعثت کے بعد ہی سلسلہ شروع ہوا۔ چھٹے اور آخری نمبر پر یہ ہے کہ اس سے قبل وہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے یعنی پہلی پانچ باتوں سے پہلے وہ لوگ گمراہی میں مبتلا تھے یعنی آپؐ کی بعثت سے پہلے قرآن وحدیث کی تعلیم سے پہلے وہ لوگ گمراہ تھے۔ ان چھ دلائل سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس دنیا میں بطور رسول مبعوث کرنے کو بہت بڑا احسان قرار دیا ہے۔

اس پوری آیت کریمہ میں حضور ﷺ کی بعثت کا اور بعثت کے بعد آپؐ نے جو دین لوگوں تک پہنچایا وہ خوبیاں بیان ہوئی ہیں اور آیت کے آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فرما کر کہ اس سے قبل یہ سب لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ اس بات پر یہ مہر ثبت کر دی ہے کہ سارے کا سارا ذکر ہی بعثت نبویؐ کے بعد کا ہے۔

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد مولوی حضرات سادہ لوح عوام کو بجائے حقیقت بتانے کے غلط پُروپیگنڈہ کریں گے کہ یہ وہ وہابی ہیں، ان کو نعوذ باللہ حضور ﷺ سے محبت نہیں ہے یہ گستاخِ رسولؐ ہیں، وغیرہ وغیرہ اس لئے مزید تحریر سے پہلے میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مالک کی توفیق سے مجھے حضور ﷺ سے اتنی زیادہ محبت ہے کہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ میں ساری دنیا یعنی اپنے والدین، اپنے بہن بھائی، اپنے بیوی بچے اور مزید یہ کہ اپنی جان سے بڑھ کر حضور ﷺ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے محبت کا جو معیار رکھا وہ بھی اپنے پیر ومرشد جناب حضرت محمد ﷺ کی مبارک زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں ان کو رکھا، محبت کی کسوٹی جو آپؐ نے بنائی ہے میرے نزدیک وہی معیار ہے کہ آپؐ نے فرمایا: (**لا یؤمن أحد کم حتی أکون أحب الیه من والده وولده والناس أجمعین**) اس لئے میں سنتِ نبویؐ یا حدیث نبویؐ کی خاطر پوری دنیا کی نعمتوں کو ٹھکرا سکتا ہوں اگر کسی کو شک ہو تو وہ آزما کر دیکھ لے وہ ثابت کرے کہ تمہارا فلاں عمل قرآن وحدیث کے خلاف ہے ثابت کرنا تمہارا کام ہے اور اس خلافِ سنت عمل کو آپ کے سامنے ترک کرنا میرا کام ہے۔ اس سے بڑی گارنٹی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اگر آپ لوگ اپنے آپ کو عاشق رسولؐ اور محبِّ رسولؐ کہتے ہیں اسی طرح کا چیلنج تم لوگ کرو پھر میں ثابت کروں گا کہ تمہارے فلاں فلاں کام خلاف سنت ہیں اور پھر درست ثابت ہونے پر اس عمل کو چھوڑنے کا اعلان تم کروتا کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ دونوں جماعتوں میں سے کون ہے جو حضور ﷺ سے سچی محبت کرتا ہے؟ زبان سے بہت لوگ دعوے کرتے ہیں لیکن عملی طور پر بہت کم...... لوگ محبت کا دم بھرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات کی بھی وضاحت کردوں یہ لوگ ہم پر جو الزام لگاتے ہیں کہ یہ ولیوں کو نہیں مانتے شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کو نہیں مانتے اس طرح کے بہت سے جھوٹے الزامات لگاتے ہیں یہ سب کے سب بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی باتیں ہیں اس دعوے میں ان مولویوں کے پاس کوئی دلیل نہیں اگر کسی کے پاس ہے تو سامنے آکر دکھادے۔ کیونکہ پیٹھ پیچھے یہ لوگ عوام کو ہم سے دور کرنے کے لئے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں سامنے آنے کو تیار نہیں۔ اگر یہ اس دعوے میں سچے ہیں تو ثابت کریں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کیا ان کے مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اس بارے میں ان کے پاس کوئی جواب نہیں جبکہ شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں مسلک اہل حدیث کو ہی اصلی اہل سنت واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

ایک رسالہ جس کا عنوان میلادِ مصطفیٰؐ ہے جون، جولائی 2000ء کا ہے جو مرکزی سنی علماء کونسل جہلم کی طرف سے شائع ہوا ہے میرے سامنے پڑا ہوا ہے۔ اس کے صفحہ نمبر۲ پر لکھا ہے۔ ''ملک وملکوت میں محفل میلاد'' یہ موٹی سرخی ہے اور نیچے لکھا ہے۔

جب زمانہ ولادت شریف کا قریب آیا۔ تمام ملک وملکوت میں محفل میلاد تھی۔ عرش پر محفل میلاد، فرش پر محفل میلاد، ملائکہ میں مجلس میلاد ہورہی تھی۔ خوشیاں مناتے نظر آئے ہیں۔ دولہا کا انتظار ہو رہا ہے جس کے صدقے میں یہ ساری برات بنائی گئی ہے۔ سبع سمٰوٰت میں عرش وفرش پر دھوم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے ایک بات جس کی آج تک سمجھ نہیں آئی کہ اتنی بڑی عبادت۔ اتنا بڑا تہوار اتنی خوشیوں کا موقع اتنے بڑے اجر وثواب کا کام پھر بھی نعوذ باللہ میرے اللہ کو کیسے بھول گیا کہ اس عبادت اور اجر وثواب کے کام کیلئے ایک آیت ہی قرآن پاک میں نازل ہو جاتی۔ جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اور آیات نازل فرمائی ہیں۔ مثال کے طور پر درود شریف کی فضیلت واجر وثواب کی وضاحت ایسے فرمائی۔

﴿ان اللّٰہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی یا أیھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما﴾ [الأحزاب:۵۶] ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور اچھی طرح سے سلام بھیجتے رہا کرو''۔ اس آیت کریمہ سے درود پاک کی فضیلت بیان کر دی اور ساتھ حکم بھی دے دیا کہ درود پاک پڑھا کرو۔ لیکن جو پیچھے میں نے ذکر کیا رسالہ میلاد مصطفیٰ ؐ میں جو ذکر ہوا ہے عرش فرش ملائکہ میں محفل میلاد تھی تو اس کا قرآن میں ذکر کیوں نہیں آیا۔ یا قرآن مجید میں درود پاک کی طرح واضح کیوں نہیں ہوا کہ محفل میلاد مناؤ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا کچھ ان مولویوں نے اپنی طرف سے تحریر کیا ہے ورنہ اگر قرآن پاک میں اس کا ذکر ہوتا تو ضرور کرتے۔ اس لئے میں اس بات کو کھل کر بیان کر رہا ہوں کہ قرآن پاک میں ان محافل کا کوئی ذکر نہیں اگر ہے تو دکھا دیں ورنہ میں پھر وہ آیت کریمہ لکھ کر ان مولویوں سے مطالبہ کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کو چیلنج کرتے ہوئے اپنے پاک پیغمبر ﷺ کی زبانِ مبارک سے کہلوائی تھی ﴿قل ھاتوا برھا نکم ان کنتم صٰدقین﴾ [سورۃ البقرۃ:۱۱۱] ترجمہ: ''اے نبی ﷺ فرما دیجئے اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو''۔ تو اگر یہ مولوی سچے ہیں تو کوئی دلیل پیش کریں، قرآن مجید سے کوئی ایک آیت پیش کریں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ تم محفل میلاد منایا کرو۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔

قرآن پاک سے چند آیات پیش کر رہا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی بات ماننے، آپ ؐ کا حکم ماننے اور آپ ؐ کی تابعداری کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۔ ﴿وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا﴾ [الحشر:۷] ترجمہ: ''جو چیز رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کریں رک جاؤ''۔ (۲) ﴿من یطع الرسول فقد أطاع اللہ﴾ [النساء:۸۰] ترجمہ: ''جو شخص اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ کی اطاعت کرتا ہے''۔ (۳) ﴿قل أطیعوا اللہ والرسول﴾ [آل عمران:۳۲] ترجمہ: ''کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی''۔ (۴) ﴿ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع

﴿الذين أنعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهدآء والصالحين وحسن أولٓئک رفيقاً﴾[النساء:٦٩] ترجمہ:''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی نبیوں کے ساتھ۔ سچے لوگوں کے ساتھ اور شہیدوں کے ساتھ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے اور یہ بہترین ساتھی ہیں''۔

۵۔ ﴿لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة﴾ [الأحزاب:۲۱] ترجمہ:''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی بہترین نمونہ ہے''۔

اب احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں، باپ، اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں''۔(۲) فرمایا۔''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا''۔(۳) آپؐ نے فرمایا۔''تم میں سے کوئی اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔(۴) فرمایا۔''میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جو انکار کرے گا''۔عرض کیا گیا کہ کون انکار کرے گا فرمایا جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا وہ (جنت میں جانے سے) انکار کرے گا (یعنی نافرمانی اور انکار کرنا گویا نہ ماننے کی دلیل ہے)

اگر میں اطاعت رسولؐ اور محبت رسول کے بارے میں آیات اور احادیث لکھنا شروع کر دوں تو ایک بہت بڑی کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن یہاں پر صرف چند آیات اور احادیث مبارکہ نقل کی ہیں کہ اگر محفل میلاد اتنا بڑا اجر وثواب والا عمل ہوتا تو جس طرح اطاعت اور محبت رسولؐ کے بارے میں اتنی واضح آیات اور احادیث مبارکہ موجود ہیں۔تو اس محفلِ میلاد کے بارے میں بھی کوئی واضح آیات یا احادیث مبارکہ موجود ہوتیں لیکن قرآن وحدیث میں اس کا ذکر تک موجود نہیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ محافل اپنی طرف سے ایجاد کی گئی ہیں اسی لئے کبھی خوابوں کا سہارا لیا جاتا ہے کبھی قصے اور کہانیاں سنا کر لوگوں کو اس کی اہمیت بیان کی جاتی ہے کبھی ابولہب جیسے جہنمی گستاخِ رسول کے لونڈی کو آزاد کرنے کے واقعہ کو بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔یہ بھی عجیب وغریب اتفاق ہے جب بھی دلیل پیش کرتے ہیں اس گستاخ کی پیش کرتے ہیں جو اس دنیا میں حضور ﷺ کا سب سے پہلا گستاخ ہے اور بخاری شریف سے حوالہ دے کر اپنے مروجہ جشن عید میلاد النبیؐ کی ثابت کرنے

کے لئے اس گستاخ کا حوالہ دیتے ہیں کہ اس نے آپؐ کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو خوشخبری سنانے پر کہ تمہارے مرحوم بھائی عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے آزاد کر دیا تھا۔ اس لونڈی کو آزاد کرنے پر ابولہب ملعون کو آپؐ کی پیدائش کی خوشی منانے پر سوموار والے دن عذاب میں کمی ہوتی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! میری بات کو ذرا توجہ سے پڑھیں اور ذہن کو تعصب اور ضد سے صاف کر کے غور کریں کہ ابولہب ملعون کو جب اس کی لونڈی نے خبر دی کہ تمہارے مرحوم بھائی عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے تو اس نے لونڈی کو آزاد کر دیا اور اس نے یہ خوشی منائی ابن عبداللہ کی یعنی اپنے مرحوم بھائی عبداللہ کے بیٹے کی پیدائش پر خوشی منائی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کی خوشی نہیں منائی۔ کیونکہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے اس وقت ابولہب کو یہ بالکل علم نہ تھا کہ یہ میرا بھتیجا جو اس وقت پیدا ہوا ہے یہ اللہ کا نبیؐ ہے اگر اس کو یہ علم ہوتا کہ آپؐ اللہ کے نبیؐ ہیں تو نہ جانے کیا اور کیسی حرکت کرتا۔ اس کی دلیل ہے یہ جب آپؐ نے مکہ والوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں نے تم میں اپنی عمر کا ایک حصہ یعنی 40 سال گزارے ہیں کبھی میں نے جھوٹ بولا تو سب نے مل کر کہا کہ آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور آپؐ نے کہا اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے تو سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔ ہاں ہم یقین کر لیں گے کیونکہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو آپؐ نے کہا اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ پر چڑھ کر دیکھے اور پھر بھی اس کو وہ لشکر نظر نہ آئے تو کیا پھر بھی مان لو گے تو سب نے کہا ہاں نظریں دھوکہ کھا سکتی ہیں آپؐ کی بات غلط نہیں ہو سکتی یہ تمام باتیں جب ہوئیں ابولہب اس مقام پر موجود تھا جس سے ثابت ہوا کہ وہ بھی آپؐ کی ہر بات پر تائید کر رہا تھا لیکن اس وقت تک کسی کو بھی یہ علم نہ تھا کہ آپؐ اللہ کے نبیؐ ہیں۔ لیکن ایک لمحہ کے بعد جب آپؐ نے اپنی نبوت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کیا تو سب سے پہلے یہی ابولہب ملعون بولا (معاذ اللہ) اللہ تجھے تباہ کرے کیا اس لئے تو نے ہمیں بلایا تھا؟ اور گالیاں دینے لگا۔ اب بتائیں اگر اس ابولہب کو آپؐ کی پیدائش کے وقت اس بات کا علم ہوتا کہ آپؐ اللہ کے نبیؐ ہیں تو کیا وہ لونڈی کو آزاد کرتا یا اس کے برعکس کوئی برا قدم اٹھاتا۔ تو اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابولہب نے لونڈی کو آزاد کیا۔ محمد بن عبداللہ یعنی اپنے بھتیجے کی پیدائش پر نہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش پر۔

تو اس پر اس کو کسی اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرانا بالکل غلط ہے۔ اس ابولہب ملعون نے ایک لمحہ کے لئے بھی محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں کی اگر اس نے محبت کی ہے تو محمد بن عبداللہ یعنی اپنے بھتیجے سے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا تو وہ اس کائنات کا سب سے پہلا اور بدترین گستاخ ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ ﴿تبت یدا أبی لهب و تب﴾ ترجمہ: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے''۔

اب ذرا غور کریں کہ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں ہاتھوں کے ٹوٹنے اور تباہ و برباد ہونے کا اعلان کر رہے ہیں اور یہ لوگ دلائل پیش کرتے ہیں کہ اس گستاخ کو سوموار والے دن اس ہاتھ سے جس کے اشارہ سے لونڈی کو آزاد کیا تھا، رس ملتا ہے جس کو وہ چوس کر سکون محسوس کرتا ہے۔ اب یہ بتائیں بات قرآن پاک کی مانیں یا ان لوگوں کی کیونکہ قرآن پاک میں تو اس کے دونوں ہاتھوں کے ٹوٹنے کا ذکر ہے اب یہ کوئی اس کا تیسرا ہاتھ ہے جس سے اس کو چوسنے کیلئے کچھ ملتا ہے۔ جبکہ ان کا اپنا اصول ہے کہ جو حدیث قرآن پاک سے ٹکرا جائے اس کو قابل عمل نہیں سمجھتے۔ اب بتائیں یہ خواب جس کا سہارا لیتے ہیں وہ نہ تو حدیث نبویؐ ہے نہ قرآن پاک کی آیت ہے بلکہ قرآن تو ہے ہی اس کے مخالف تو میرے بھائیو اور بہنو! میری باتوں سے برا نہ مانیں ذرا سوچیں سمجھیں ہم کس طرف جا رہے ہیں۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

میرے برادر اس خود ساختہ عمل کیلئے خوابوں اور کافروں اور گستاخِ رسولؐ کے حوالہ جات اکٹھے کر کے اس کے اجر و ثواب کی اہمیت بیان نہ کریں ثواب اور اجر اس عمل کا ملتا ہے جو سنتِ نبویؐ کے مطابق ہو اور وہ عمل بھی اس وقت قبول ہوگا جب عمل کرنے سے پہلے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا جائے اور آپؐ کے بتائے ہوئے دین کے مطابق ایمان لایا جائے اگر کوئی دلیل پیش کرنی ہے تو حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پیش کریں لیکن ان سے یہ عمل بالکل ثابت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی دلیل پیش کر سکتا ہے۔

ایک ضروری بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ اگر کوئی آدمی شرک کرے اور شرک پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو اس کی کوئی بخشش نہیں اور نہ ہی اسکے کسی نیک کام کا اس کو اجر و ثواب ملے گا اس بات پر قرآن مجید کی گواہی موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں پارہ سورۃ الانعام میں اٹھارہ نبیوں کا نام لے کر کہا اگر بالفرض یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿وتلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم......﴾ [سورۃ الانعام: ۸۳تا۸۸]

۱۔ ترجمہ: ''اور یہ ہماری حجت تھی وہ ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں مرتبوں میں بڑھا دیتے ہیں بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا ہے ٥ اور ہم نے ان کو اسحاقؑ دیا اور یعقوبؑ ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوحؑ کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داؤدؑ کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون علیہم السلام کو اور اسی طرح ہم نیک

کام کرنے والوں کو اجر دیا کرتے ہیں o اور نیز زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس علیہم السلام کو، سب حضرات نیک لوگوں میں سے تھے o اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط علیہم السلام کو اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے فضیلت دی o اور نیز ان کے کچھ باپ دادوں کو، کچھ کی اولاد اور کچھ کے بھائیوں کو اور ہم نے ان کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی o اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر بالفرض یہ تمام حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے''۔

۲۔ ترجمہ: ''یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا''۔ [الزمر: ۶۵]

یعنی سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ نبیوں کے نام لئے اور سورۃ الزمر میں خود حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر یہ تمام لوگ بھی بالفرض شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی اکارت ہو جاتے ضائع اور بے کار ہو جاتے۔ حالانکہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور عصمت میں ہوتے ہیں ان سے شرک کے ارتکاب کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ لیکن یہ دراصل امت کے لئے تعریض اور اس کو سمجھانا مقصود ہے کہ شرک اتنا بڑا گناہ۔ چہ جائیکہ اُس ابولہب ملعون جو مشرکین کا سردار اور بہت بڑا گستاخِ رسول ہے اس کے لئے کسی اجر و ثواب کی امید رکھی جائے اور اس طرح کا عقیدہ رکھنا بالکل قرآن پاک کی متعدد آیات کے خلاف ہے اور قرآن پاک کی ایک آیت کا انکار کر دینا کفر کرنا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر اپنے دلوں میں پیدا کر کے اس طرح کے عقیدہ سے بچنا چاہیے اور اپنے بناوٹی عمل کے ثبوت کے لئے ایسے کافر مشرک کے عمل کی دلیل دینے سے بچنا چاہیے۔

دوسری ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ حضور علیہ السلام سوموار کے دن کا روزہ رکھتے تھے تو آپ گا اس دن روزہ رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس دن جشنِ عید میلاد النبیؐ منائی جائے۔

میرے برادر دلیل بھی ذرا سوچ سمجھ کر جاگ کر دینی چاہیے آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ روزہ اور عید دو مخالف عمل ہیں جس دن روزہ ہو اس دن عید نہیں ہوتی اور جس دن عید ہو تو اس دن روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔ ثابت کرو کہ رمضان کا پورا مہینہ کبھی کسی نے عید منائی ہو یا پھر عید الفطر کے دن کسی نے روزہ رکھا ہو۔ بالکل ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

اور آپ کی یہ دلیل تو بالکل آپ کے عمل کے خلاف کھلم کھلا واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا کہ ایک وقت آئے گا جب لوگ میرے نبیؐ کے پیدائش والے دن کو عید بنا کر اس کو منائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس عید کو غیر شرعی ثابت کرنے کیلئے اپنے پیارے محبوب پیغمبر ﷺ سے روزہ رکھوا کر اس بات پر مہر ثبت کر دی کہ قیامت تک آنے والے لوگ اس بات سے باخبر ہو جائیں کہ اس دن کو عید کہنا غلط ہے اور اس دن کو عید کہنے والے بھی بالکل غلط ہیں۔ اور نبیؐ کے ساتھ جھوٹی محبت اور عشق کے دعوے کرنے والے دراصل یہی نبیؐ کے نافرمان اور بے ادب ہیں اگر واقعی تمہیں حضور ﷺ سے سچی محبت ہے تو اس دن کو روزہ رکھ لیا کرو۔ جب تم روزہ رکھ لوگے تو خود بخود تمہاری عید میلا د النبیؐ والی دلیل ختم ہو جائے گی۔ عقل مند کیلئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اور یہ ایک رسالہ جس کا میں نے پیچھے ذکر کیا ہے کہ میلا د مصطفیٰؐ جو جہلم سے شائع ہوا اس میں مناظر اہل سنت مولانا عبد اللطیف قادری مرحوم لکھتے ہیں کہ میں نے 1998ء اور 1999ء اور تیسری بار 2000ء میں سوال کیا تھا کہ عید میلا د النبیؐ کو وہابیوں کی تمام کمپنیاں (اہل حدیث، دیوبندی، مودودی، اسراری، خاکساری اور احراری وہابی) کس حد تک ناجائز سمجھتے ہیں۔ (صفحہ نمبر 16,15 رسالہ مذکورہ) لیکن اب تک کسی نے جواب نہیں دیا۔

حالانکہ 1998ء اور 1999ء میں ماہنامہ ''حرمین'' میں واضح طور پر صحیح احادیث کی روشنی میں اس عید میلا د النبیؐ کو بدعت قرار دے کر واضح کیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور پھر 2000ء میں اہل حدیث یوتھ فورس جہلم کی طرف سے ایک رسالہ شائع کیا گیا جس کے اوپر سب سے پہلے یہی الفاظ لکھے ہیں (**کل بدعة ضلالة**) [الحدیث] ترجمہ: ''ہر بدعت گمراہی ہے''۔ اس رسالہ میں بھی وضاحت کے ساتھ اس بدعت کے گمراہی ہونے پر انہوں نے مضبوط اور واضح دلائل پیش کیے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ان مولانا اور ان کے ساتھیوں کو کیسی مٹی لگی ہے یا پھر آنکھوں پر کیسی پٹی بندھی ہے ان کو کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔

اسی رسالہ میں مولانا نے اپنی جان کس طرح آسانی کے ساتھ چھڑالی کہتے ہیں ہم تو اس کو مستحب مانتے ہیں اور اس کے دلائل ہمارے پاس موجود ہیں۔

دراصل مولانا کا یہ کہنا کہ ہم اس کو مستحب جانتے ہیں مولانا کا اس بات سے راہ فرار اختیار کرنا ہے کیونکہ جب یہ لوگ منبر پر بیٹھ کر خطاب کے دوران عید میلا د النبیؐ کے فضائل بیان کرتے ہیں یا پھر اس کا اہتمام کرتے ہیں تو اتنا کبھی انہوں نے کسی فرض نماز کا بھی اہتمام نہیں کیا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی بھی آدمی جس کا تعلق کسی

جماعت سے بھی ہو میری اس بات کو آزما کر دیکھ لے۔ میری اس دلیل کو آزمانے کیلئے آپ 12 ربیع الاول کے عید میلا دالنبیؐ کے جلوس میں چلے جائیں آدمیوں کی گنتی کر لیں اور بے شک فرداً فرداً ان کے نام ایک رجسٹر پر لکھ لیں جو لوگ اس جلوس میں شامل ہوں اور اسی دن اس محلے اس گاؤں یا شہر کی مسجدوں میں ظہر کی نماز کے وقت چلے جائیں اور نمازیوں کی گنتی کر لیں یا پھر اس رجسٹر کے مطابق حاضری لگا لیں جس پر آپ نے جلوس کے وقت لوگوں کے نام لکھے تھے۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ جلوس میں تعداد کتنی تھی اور فرض نماز میں کتنی ہے۔ یوں آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ فرض نماز کا کتنا اہتمام کیا گیا ہے اور اس مستحب عمل کا کتنا اہتمام کیا گیا ہے اور پھر میری اس بات کو غیر جانبدار ہو کر سوچنا کہ اس عید میلا دالنبی کو مستحب کہہ کر واقعی مولانا نے راہ فرار اختیار کی ہے کہ نہیں، فیصلہ آپ کے پاس ہے۔

اب یہ علماء اس عمل پر بھی خوش ہوتے ہیں اور بدعت اور گمراہی کو مستحب کہہ کر اسلام کو بدنام کرتے رہیں تو پھر ان کا اللہ ہی حافظ ہے ہم تو صرف ان کو آگاہ کر سکتے ہیں کہ بھائی جس راستے پر تم چل رہے ہو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا بتایا ہوا راستہ نہیں بلکہ یہ شیطان کا بتایا ہوا ہے بلکہ اس نے اس کو مزین کر کے تمہیں پیش کیا ہے۔ کیونکہ اس جشن عید میلا دالنبیؐ میں کوئی کام بھی ایسا نہیں کیا جاتا جس پر میرے اور آپ کے پیرو مرشد حضرت محمد ﷺ کی مہر لگی ہو۔ اور جس عمل پر آپؐ کی مہر ثبت نہ ہو وہ عمل قابل ثواب نہیں ہوتا بلکہ عذاب کا باعث ہوتا ہے اور وہ عمل مردود ہوتا ہے۔

کیونکہ اگر یہ عمل آپؐ سے ثابت ہوتا تو آپؐ کی زندگی میں اعلانِ نبوت کے بعد ۲۳ مرتبہ آیا لیکن ایک مرتبہ بھی اس کو نہیں منایا گیا کیونکہ اسلام میں دو ہی عیدوں کا ثبوت موجود ہے کیونکہ اسلامی شریعت میں جہاں بھی عید کا ذکر آیا لفظ عیدین استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے دو عیدیں کیونکہ عیدین تثنیہ کا صیغہ ہے نہ کہ جمع کا اگر یہ صیغہ جمع کا ہوتا تو پھر تیسری عید کا ثبوت پایا جاتا۔ عیدین کا لفظ اس بات کی واضح اور روشن دلیل ہے کہ اس تیسری عید یعنی عید میلا دالنبیؐ کا سرے سے اسلام میں وجود ہے ہی نہیں، اس لئے یہ بدعت ہے۔ اور بدعت گمراہی ہوتی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے، اور اگر اس کا کوئی معمولی سا بھی ثبوت اسلام میں ہوتا تو آپؐ کے بعد خلفاء راشدین کے دور میں اس کو منایا جاتا یا پھر اس کے بعد تابعین یا تبع تابعین یا پھر آئمہ اربعہ میں سے کوئی ایک تو اس کو مناتا۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس عید کو نہیں منایا۔ مناتے کیسے؟ اس عید کا سرے سے وجود ہی نہ تھا۔